قطب/معانی، قلی قطب شاہ

نام محمد قلی قطب شاہ۔ ولادت ۱۵۶۵ء، والی گولکنڈہ، ہم عصر شہنشاہ اکبر۔ کلیات میں قلی قطب شاہ نے مختلف تخلص استعمال کیے ہیں، مگر زیادہ تر قطب، قطب شہ اور معانی استعمال کیے ہیں۔ ایک ضخیم دیوان ان کی یادگار ہے۔ قلی قطب شاہ اردو زبان کے پہلے صاحب دیوان شاعر ہیں۔ پہلے یہ سہرا عدم تحقیق کی وجہ سے ولی دکنی کے سر تھا۔ قدیم زبان اور متروک الفاظ کی بنا پر ان کا کلام ایک عام قاری نہیں سمجھ سکتا۔ قلی قطب شاہ نے محبوب کے لیے تانیث کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ انھیں عمارتوں کی تعمیر کا بہت شوق تھا۔ مشہور ہے کہ قطب شاہ نے اپنی ایک محبوبہ بھاگ متی سے شادی کر لی اور اسے حیدر محل کا خطاب دیا۔ بھاگ متی نگر نامی شہر کا نام بدل کے اپنی محبوبہ کے خطاب کی مناسبت سے حیدر آباد رکھ دیا۔ کثرت شراب نوشی کی وجہ سے صرف چھیالیس برس کی عمر میں ۱۶۱۱ء میں قلی قطب کا انتقال ہو گیا۔

غزل

پیا باج پیالا پیا جائے نا
پیا باج یک تل جیا جائے نا

کہی تھے پیا بن صبوری کروں
کھیا جائے اما کیا جائے نا

نہیں عشق جس دو بڑا کوڑ ہے
کدھیں اس سے مل بیسیا جائے نا

قطبؔ شہ نہ دے مج دوانے کو پند
دوانے کوں کچ پند دیا جائے نا

ولی محمد ولی دکنی

ولی محمد نام، ولی تخلص۔ مختلف تذکرہ نویسوں نے ولی کے مختلف نام لکھے ہیں۔ مثلاً ولی اللہ، شاہ ولی اللہ، محمد ولی، ولی محمد۔ ان کا صحیح نام ولی محمد تھا۔ ولی گجرات سے تعلق رکھنے کے باوجود دکنی ہو گئے تھے۔ ولی ۲۰ سال تک تحصیل علوم کرتے رہے، بعد ازاں احمد آباد آ گئے، جو اس زمانے میں علوم و فنون کا مرکز تھا، اور شاہ وجیہ الدین کے مدرسے میں داخل ہوئے۔ کچھ دنوں بعد اپنے وطن آ کر شعر و شاعری شروع کی۔ ولی دو دفعہ دلی گئے۔ وہاں شاہ سعد اللہ گلشن سے ملاقات ہوئی۔ ان کی ایما سے دکنی کے بجائے ریختہ میں شعر کہنے لگے۔ ان کا دوسرا سفر محمد شاہ کے عہد میں ہوا۔ اس سفر میں ولی اپنے ساتھ دیوان ریختہ لائے جو بہت مقبول ہوا۔ ولی کو اردو شاعری کا بابا آدم کہا جاتا ہے۔ وفات ۱۷۲۰ء اور ۱۷۲۵ء کے درمیان۔

غزل

کیا مجھ عشق نے ظالم کوں آب آہستہ آہستہ
کہ آتش گل کوں کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ

وفاداری نے دل بر کی بجھایا آتش غم کوں
کہ گرمی دفع کرتا ہے گلاب آہستہ آہستہ

عجب کچھ لطف رکھتا ہے شب خلوت میں گل رو سوں
خطاب آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

مرے دل کوں کیا بے خود تری انکھیاں نے آخر کوں
کہ جیوں بے ہوش کرتی ہے شراب آہستہ آہستہ

ہوا تجھ عشق سوں اے آتشیں رو دل مرا پانی
کہ جیوں گلتا ہے آتش سوں گلاب آہستہ آہستہ

ادا و ناز سوں آتا ہے وو روشن جبیں گھر سوں
کہ جیوں مشرق سوں نکلے آفتاب آہستہ آہستہ

ولیؔ مجھ دل میں آتا ہے خیال یار بے پروا
کہ جیوں انکھیاں منیں آتا ہے خواب آہستہ آہستہ